# قومی تعلیمی پالیسی (۱۹۹۸ء۔۲۰۱۰ء)

## نصب العین اور مقاصد

### مقاصد

۱۔ تعلیم فرد کی ذہنی، جسمانی، نظریاتی اور اخلاقی تربیت کا مؤثر ذریعہ ہے جو اسے مقصد حیات سے آشنا کرتی ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لیے ضروری ساز و سامان سے لیس کرتی ہے۔ یہ روحانی نشوونما اور انسانی ضروریات کی تکمیل کا وسیلہ بھی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے تعلیم ایک مستحکم اسلامی معاشرے کی تشکیل اور امانت و دیانت کی اقدار کو افراد کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے لیے ممد و معاون ثابت ہوتی ہے۔

۲۔ ۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد ہی پاکستان میں تعلیم کو ایک واضح رخ پر آگے بڑھانے کی جدوجہد کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ قائداعظم نے چند مقاصد متعین کر دیے تھے جو تعلیمی سرگرمیوں کے رہنما اصول ہیں۔ زیرِ نظر پالیسی میں بھی ان ہی رہنما اصولوں اور دستور پاکستان سے ہدایت اور فیض حاصل کیا گیا ہے۔ ان مقاصد کو پالیسی میں ان الفاظ سے بہتر طریقے سے ادا نہیں کیا جا سکتا ہے جو خود قائدِ اعظم نے ۲۷ نومبر ۱۹۴۷ء کو پاکستان تعلیمی کانفرنس منعقدہ کراچی کے لیے ایک پیغام میں ادا فرمائے تھے۔

''آپ لوگ جانتے ہیں کہ تعلیم کی اہمیت اور صحیح طریقے کی تعلیم پر جتنا زور دیا جائے اتنا ہی کم ہوگا۔ مجھے افسوس ہے کہ ایک صدی سے زیادہ غیر ملکی حکمرانی کے دوران ہمارے عوام کی تعلیم پر کافی توجہ صرف نہیں کی گئی۔ اگر ہم حقیقی، جلد اور ٹھوس ترقی کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس سوال کو خلوص کے ساتھ حل کرنا ہوگا اور اپنی تعلیم کی حکمت عملی اور پروگرام کو ان خطوط پر استوار کرنا ہوگا جو ہمارے عوام الناس کے مزاج کے مطابق ہوں، ہماری تاریخ اور ثقافت سے ہم آہنگ ہوں اور جن میں جدید حالات اور دنیا میں ہونے والی زبردست ترقی کو ملحوظ رکھا گیا ہو۔''

''اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری مملکت کے مستقبل کا زیادہ تر انحصار اس امر پر ہوگا کہ ہم اپنے بچوں یعنی مستقبل کے پاکستانی شہریوں کو کس طرح تعلیم دیتے ہیں اور ان کی پرورش و پرداخت کس طریقے سے کرتے ہیں۔ تعلیم کے معنی صرف کتابی تعلیم ہی نہیں اور اس وقت تو وہ بھی بہت پست درجہ کی معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو مجتمع کریں اور اپنی آئندہ نسلوں کے کردار کی تعمیر کریں۔ فوری اور اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے عوام کو سائنسی اور فنی تعلیم دیں تاکہ ہم اپنی اقتصادی زندگی کی تشکیل کر سکیں۔ ہمیں اس بات کا اہتمام کرنا ہوگا کہ ہمارے لوگ سائنس، تجارت، کاروبار اور بالخصوص صنعت و حرفت قائم کرنے کی طرف دھیان دیں۔ لیکن یہ نہ بھولیے کہ ہمیں دنیا کا مقابلہ کرنا ہے جو نہایت تیزی سے اس سمت رواں ہے۔''

''اسی کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے کردار کی تعمیر کرنی چاہیے جس کا مطلب ہے کہ ان میں وقار، راست بازی اور قوم کی بے لوث خدمت کا بے پناہ جذبہ اور احساس ذمہ داری پیدا کر دیا جائے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوگا کہ ان میں اقتصادی زندگی کے مختلف شعبوں میں کام کرنے کی اہلیت اور صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہو اور وہ اس طرح سے کام کریں کہ پاکستان کے لیے

نیک نامی کا باعث ہوں۔''

۳۔ قائدِ اعظم کی اس خواہش کا عکس اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں بھی موجود ہے اور اس کی متعلقہ دفعات درج ذیل ہیں:

''پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لیے کوشش کرے گی:

(i) قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا، عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچانا اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا۔

(ii) ان تمام شہریوں کے لیے جو کمزوری، بیماری یا بے روزگاری کے باعث مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی نہ کما سکتے ہوں بلا لحاظ جنس، ذات، مذہب یا نسل بنیادی ضروریات زندگی، مثلاً خوراک، لباس، مکان، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرے گی۔

(iii) کم سے کم ممکنہ مدت کے اندر ناخواندگی کا خاتمہ کرے گی اور مفت اور لازمی ثانوی تعلیم مہیا کرے گی۔

(iv) مختلف علاقوں کے افراد کو تعلیم و تربیت، زرعی، صنعتی ترقی اور دیگر طریقوں سے اس قابل بنائے گی کہ وہ ہر قسم کی قومی سرگرمیوں میں جن میں ملازمت پاکستان میں خدمت بھی شامل ہے، پورا پورا حصہ لے سکیں۔

(v) مملکت شہریوں کے درمیان علاقائی، نسلی، قبائلی، فرقہ وارانہ اور صوبائی تعصبات کی حوصلہ شکنی کرے گی۔

(vi) پاکستان کی ملازمت کے مختلف درجات میں اشخاص سمیت افراد کی آمدنی اور کمائی میں عدم مساوات کو کم کرے گی۔

(vii) قومی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی مکمل شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔

۴۔ مستقبل کا تصور یہ ہے کہ پاکستان کو ایک متحد و مربوط وحدت کی شکل دی جائے جو اکیسویں صدی کے چیلنجوں کے مقابلے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہو۔ اس پالیسی کا مقصد یہ ہے کہ ایسی قوم تیار کی جائے جو تعلیمی لحاظ سے اعلیٰ ترقی یافتہ، سیاسی لحاظ سے متحد، معاشی لحاظ سے خوشحال، اخلاقی لحاظ سے مضبوط اور روحانی لحاظ سے ارفع ہو۔

## نصب العین

۱۔ قرآن و سنت کو نصاب کا جزو لاینفک بنانا تاکہ قرآن پاک کی تعلیمات کو تعلیم و تربیت کے نظام کے توسط سے فروغ دیا جائے۔ پاکستان کی آنے والی نسل کو اس نہج پر تعلیم و تربیت دی جائے کہ وہ ایسے عملی مسلمان بنیں جو عزم و اعتماد، عقل و فہم اور رواداری و برداشت سے متصف ہو کر اگلے ہزار سالہ عہد میں داخل ہوں۔

۲۔ روائتی اور غیر روائتی طریقوں کے ذریعے اور سکول چھوڑنے والے طلباء کو ملک بھر میں بنیادی تعلیم کے اجتماعی سکولوں میں دوبارہ داخلہ دے کر بنیادی تعلیم کا فیض عام کرنا۔

۳۔ تعلیم کے وسائل اور مواد کے لحاظ سے بچوں کی تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنا۔

۴۔ ہر بچے تک مفت رسائی کے زیادہ سے زیادہ مواقع فراہم کر کے تعلیمی ضرورتوں کی تکمیل کرنا۔

۵۔ ثانوی تعلیم کے خواہش مند ہر بچے اور بچی کے داخلے کو یقینی بنانا۔

۶۔ تنوع پر زور دینا تا کہ نظام کو اس طرح تبدیل کیا جائے کہ وہ طلب پوری کرنے کا اہل ہو محض وسائل کی فراہمی کا ہی نہیں ہر سطح کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار کی دنیا میں لے آنا تا کہ وہ مفید اور کارآمد شہری بنیں اور معاشرے کے رکن کی حیثیت سے ان کا کردار مثبت ہو۔

۷۔ نصاب کو ترقی دینے کے عمل کو مسلسل بنانا اور نظام تعلیم کو یکساں بنانے کا اہتمام کرنا۔

۸۔ طلبا کو پیشہ ورانہ اور خصوصی تعلیم کے حصول کے لیے تیار کرنا۔

۹۔ اساتذہ کو تربیت دینے والوں اور تعلیم کے شعبہ کا نظم ونسق سنبھالنے والوں کے لیے دورانِ ملازمت تربیت کے طریق کار کو مؤثر اور منظم بنانے کے عمل کو مستقل شکل دینا۔ ثانوی درجہ اور گریجویٹ درجے کے بعد طویل مدت کے متوازی پروگرام جاری کر کے قبل از وقت اساتذہ کی تربیت کے معیار کو بہتر بنانا۔

۱۰۔ دورانِ ملازمت اور قبل از ملازمت اساتذہ کی تربیت کے لیے پالیسی، منصوبہ بندی اور ترقی کا قابل عمل خاکہ تیار کرنا۔

۱۱۔ صنعتی ضروریات اور طلب کے مطابق تربیت یافتہ افرادی قوت کی فراہمی کے لیے ملک میں ٹیکنیکل اور پیشہ ورانہ تعلیم کو آگے بڑھانا۔

۱۲۔ تکنیکی تعلیم کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانا تا کہ تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم (TVE) کے گریجویٹوں کے لیے روزگار کے مواقعوں میں اضافہ کرنے کے لیے نظام تعلیم کے جمود کو ختم کر کے طلب و رسد میں مطابقت پیدا کر لی جائے۔

۱۳۔ تمام عمر کے بچوں میں اطلاعاتی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر) کو مقبول بنانا اور انھیں آنے والی صدی کے لیے تیار کرنا۔ کلاس میں کمپیوٹر کے مختلف عملوں کی تعلیم کے ذریعے اس کی ایک معاون کی حیثیت سے اہمیت کو اجاگر کرنا۔ تعلیمی پروگراموں کی منصوبہ بندی اور نگرانی کے لیے اطلاعاتی ٹیکنالوجی (کمپیوٹر) سے استفادہ کرنا۔

۱۴۔ نادار طلباء کے تعلیمی اخراجات کو پورا کرنے کے لیے نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرنا۔

۱۵۔ تمام سطحوں پر نگرانی اور جانچ کے طریق کار کو مستقل نظام کے تحت لانا، خوبیوں کی علامتوں کی نشاندہی کرنا اور عملدرآمد کے دوران اصلاحی اقدام کرنا۔

۱۶۔ نئے دریافت شدہ علوم اور مضامین کا یونیورسٹیوں میں اجرا کر کے اعلیٰ تعلیم کے مختلف شعبوں میں درجہ کمال کا حصول اور منتخب مضامین اور موضوعات پر توسیع و تحقیق کر کے اعلیٰ تعلیم کے مراکز میں تبدیل کرنا۔

۱۷۔ سیکھنے، سکھانے اور تحقیق کے طریقوں کو بین الاقوامی معیار پر لانے کے لیے اعلیٰ تعلیم کے معیار کی قدر میں اضافہ کرنا۔

# عمومی وخصوصی مقاصد اسلامیات (لازمی)
# گیارہویں اور بارہویں جماعتوں کے لیے

## عمومی مقاصد

۱۔ طلبہ کے قلوب واذہان میں اسلام کے بنیادی عقائد کا یقین راسخ کرنا اور عملی زندگی میں ایمانیات کی اہمیت وافادیت واضح کرنا۔

۲۔ طلبہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت، تعظیم اور اطاعت کے جذبات کو فروغ دینا۔

۳۔ طلبہ میں عشقِ رسول ﷺ کے جذبے کو فروغ دینا، انہیں احترامِ رسول ﷺ اور اتباعِ رسول ﷺ کے لیے فکری وعملی طور پر تیار کرنا اور ان میں عقیدہ ختم نبوت کے یقین کو راسخ کرنا۔

۴۔ طلبہ کے قلوب واذہان میں اسلام کے کامل دین ہونے کا یقین پیدا کرنا۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کی روحانی اور اخلاقی تربیت کرنا۔ طلبہ کو عالمی سطح پر غلبہ دینِ حق، قیامِ امن اور وحدتِ امت کا داعی بنانا۔

۵۔ طلبہ کو قرآنِ کریم اور احادیثِ رسول ﷺ کی عظمت سے آگاہ کرنا اور ان میں قرآن وحدیث پڑھنے اور سمجھنے کی استعداد پیدا کرنا۔

۶۔ طلبہ کو اسلامی تصورِ عبادت کی اہمیت اور افادیت سے آگاہ کرنا، رضائے الٰہی کے حصول کو ان کی زندگی کا نصب العین بنانا اور انہیں ارکانِ اسلام کا پابند بنانا۔

۷۔ سیرتِ رسول اکرم ﷺ کے مطالعے کا ذوق پیدا کرنا اور عملی زندگی میں سیرتِ طیبہ سے راہنمائی حاصل کرنے کا شوق پیدا کرنا۔

۸۔ طلبہ کو امتِ مسلمہ کے شاندار اور قابلِ فخر ماضی سے آگاہ کرنا۔ اسلاف کے علمی، روحانی، سیاسی اور عسکری کارناموں سے روشناس کرانا۔ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور عظمتِ رفتہ کی بحالی کا شعور اجاگر کرنا۔

۹۔ طلبہ کو نظریۂ پاکستان اور آزادی کی اہمیت سے آگاہ کرنا۔ طلبہ میں پاکستان کی محبت پیدا کرنا۔ وطنِ عزیز کے استحکام، خوشحالی، ملی یکجہتی اور امن کے لیے عملی جدوجہد پر آمادہ کرنا۔

۱۰۔ طلبہ حضور نبی کریم ﷺ کے قائم کردہ معاشرے کے نمایاں خدوخال اور خلفائے راشدین کے دور تک اس کے تسلسل سے آگاہ کرنا۔

۱۱۔ قرآن وحدیث کے مطالعے کے لیے ضروری عربی قواعد سے آگاہ کرنا۔

۱۲۔ طلبہ کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کا ذمہ دار شہری بنانا۔

## خصوصی مقاصد

اس نصاب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں کہ:

۱۔ وہ ایمان کی اہمیت سے آگاہ ہوں اور ایمان کو دنیا کی ہر چیز یہاں تک کہ جان سے بھی زیادہ عزیز سمجھیں۔

۲۔ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت محسوس کرتے ہوئے اپنی زبان اور اپنے عمل سے اس کا اظہار کریں۔

۳۔ وہ حضور رسالت مآب ﷺ کی محبت اور احترام کو روح ایمان بلکہ عین ایمان جانیں اور آپ کی اتباع کو اپنے لیے باعثِ افتخار سمجھیں اور اپنے قول و فعل سے اس کا عملی اظہار کریں۔

۴۔ وہ اسلام کے کامل، عالمگیر اور آخری دین ہونے پر یقین رکھیں۔ اسلام کو تمام مذاہبِ عالم سے افضل سمجھیں۔ وہ اپنے دلوں میں عالمی سطح پر غلبہ دینِ متین کی آرزو موجود پائیں اور اس کے لیے فکری و عملی جدوجہد کے لیے تیار ہوں۔

۵۔ قرآنِ مجید کے بعض اجزاء اور منتخب احادیثِ رسول ﷺ کو پڑھ سکیں، ترجمہ کر سکیں اور مختصر تشریح زبانی اور تحریری طور پر کرنے کے قابل ہوں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو زندگی کا شعار بناتے ہوئے اس کی رضا و خوشنودی کو اپنا نصب العین سمجھیں اور ارکانِ اسلام کی پابندی کرنے والے بنیں۔

۷۔ دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کے لیے سیرتِ طیبہ سے کسبِ فیض کرنے والے بنیں۔

۸۔ امتِ مسلمہ کے شاندار ماضی سے آگاہ ہوں۔ اسلاف کے علمی، روحانی، سیاسی اور عسکری کارناموں کے بارے میں معقول معلومات رکھتے ہوں اور مسلمانانِ عالم کے لیے کچھ کر گزرنے کی تڑپ رکھتے ہوں۔

۹۔ پاکستان کی تاریخی، اسلامی اور جغرافیائی اہمیت سے آگاہ ہوں۔ پاکستان کے دفاع و استحکام اور وطنِ عزیز کے درخشاں مستقبل کے لیے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی دینے کے لیے تیار ہوں۔

۱۰۔ طلبہ حضور نبی کریم ﷺ کے قائم کردہ معاشرے کے نمایاں خدوخال اور خلفائے راشدین کے دور تک کی عملی مثالوں سے آگاہ ہوں اور ان سے عملی نمونہ حاصل کر سکیں۔

۱۱۔ ضروری عربی قواعد کی مدد سے قرآن و حدیث کے مطالب و مفاہیم سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہوں۔

۱۲۔ وطن کی محبت کے جذبات پروان چڑھیں اور ذمہ دار شہری ہونے کا عملی مظاہرہ کر سکیں۔

# ہدایات برائے اساتذہ

۱۔ تدریس اسلامیات کا فریضہ مستند، تجربہ کار اور باکردار اساتذہ سے انجام دلوایا جائے۔

۲۔ اساتذہ اپنے آپ کو محض کتاب میں دیے گئے مواد تک محدود نہ رکھیں بلکہ عنوان سے متعلق مزید تفصیلات کا احاطہ کریں۔

۳۔ جہاں تک ممکن ہو جدید وسائل اور سمعی و بصری معاونات سے استفادہ کیا جائے۔

۴۔ جدید طریقہ ہائے تدریس کے حوالے سے بعض ضروری اقدامات کیے جائیں۔ مثلاً سوال و جواب، طلبہ کی بھرپور شرکت، ماہرینِ تعلیم سے استفادہ، تدریسی اعانات کا برمحل استعمال، مباحث و مذاکرات اور روزمرہ زندگی سے ارتباط وغیرہ۔

۵۔ اسلامیات کی تدریس میں جدید طریقہ ہائے تدریس و فنی مہارات استعمال کی جائیں۔ اس غرض کے لیے اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کیا جائے۔

۶۔ مقاصدِ تدریس اسلامیات کی روشنی میں طلبہ کے ذہنی استعداد کے مطابق اسلامیات اس طرح پڑھائی جائے کہ ان کے دلوں میں دین سے محبت اور عظمتِ الٰہی کا احساس پیدا ہو جائے۔

۷۔ تدریس اسلامیات سے منسلک خواتین و حضرات سیرت و صورت کے اعتبار سے اسلام کا عملی نمونہ ہوں۔

# نصاب اسلامیات (لازمی)

۱۔ باب اوّل: **بنیادی عقائد**

ا۔ توحید ب۔ رسالت ج۔ ملائکہ

د۔ آسمانی کتابیں ہ۔ آخرت

۲۔ باب دوّم: **اسلامی تشخص**

ا۔ ارکانِ اسلام ب۔ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

ج۔ حقوق العباد د۔ معاشرتی ذمہ داریاں

۳۔ باب سوّم: **اُسوۂ رسولِ اکرم ﷺ**

ا۔ رحمۃ للعالمین ب۔ اُخوت ج۔ مساوات

د۔ صبر و استقلال ہ۔ عفو و درگزر و۔ ذکر

۴۔ باب چہارم: **تعارفِ قرآن و حدیث**

ا۔ تعارفِ قرآن ب۔ تعارفِ حدیث

ج۔ **منتخب آیات**

۱۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًاO یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًاO

۲۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

۳۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ص

۴۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط

۵۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِO

۶۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط

۷۔ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ق وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا ج

۸۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط

۹۔ وَلَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْھَا ج وَ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی ج

۱۰۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ

۱۱۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ O

۱۲۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ

د۔ **منتخب احادیث**

۱۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَّانَوٰی

۲۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاق

۳۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَ وَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

۴۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ

۵۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِهٖ

۶۔ لَایَرْحَمُهُ اللّٰهُ مَنْ لَّایَرْحَمُ النَّاس

۷۔ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ

۸۔ مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ

۹۔ مَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ

۱۰۔ اَلْمُؤْمِنُ اَخُوالْمُؤْمِنِ کَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ اِنِ اشْتَکٰی شَیْئًا مِّنْهُ وَجَدَ اَلَمَ ذٰلِکَ فِیْ سَائِرِ جَسَدِهٖ

۱۱۔ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ

۱۲۔ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَ الْکِذْبُ یُهْلِکُ

## تفہیمی سطحوں اور کمانڈ ورڈز (Command Words) کی تعریف جو امتحانی پرچے میں استعمال ہوئے ہیں

### تفہیمی سطحوں کی تعریف (جاننا، سمجھنا اور اطلاق)

**جاننا:**

یہ حقائق اور اعداد و شمار، لغت اور سیاق و سباق جاننے اور یاد رکھنے کا تقاضہ کرتا ہے اور اہم تصورات، رجحانات، تسلسلات، درجہ بندیوں وغیرہ کو جاننے اور یاد رکھنے سے متعلق ہے۔ اس کو کون، کہاں، کیا، فہرست بنانے، تعریف کرنے، بیان کرنے، نشاندہی کرنے، لیبل لگانے، جدول حوالہ دینے، نام دینے، بیان کرنے وغیرہ پر مبنی سوالات کے ذریعے پڑھایا اور جانچا جا سکتا ہے۔

**سمجھنا:**

یہ معلومات کی سمجھ، معنی جاننے، حقائق کی ترجمانی، موازنہ کرنے، تقابلہ کرنے، گروپ بنانے، اسباب و وجوہات اخذ کرنے، نمونوں کو دیکھنے، اجزاء کو ترتیب دینے، رابطے بنانے، اختصار کرنے، حل کرنے، مقاصد کی نشاندہی کرنے، اثبات کو تلاش کرنے وغیرہ کا متقاضی ہے۔ اس کو کیوں، کیسے، ثابت کرنے، اظہار کرنے، تشریح کرنے، ترجمانی کرنے، اختصار کرنے، وضاحت کرنے، ثابت کرنے، مرکزی خیال یا موضوع کی نشاندہی کرنے، پیشن گوئی کرنے، موازنہ کرنے، امتیاز کرنے، گفتگو کرنے، راستہ یا سمت کا تعین کرنے، بیان کرنے، حل کرنے وغیرہ پر مبنی سوالات کی بنیاد پر پڑھایا اور جانچا جا سکتا ہے۔

**اطلاق:**

یہ معلومات یا تصورات کو نئے حالات میں استعمال کرنے، سوالات حل کرنے، معلومات اور تصورات کو ترتیب دینے، پرانے تصورات کو استعمال کرتے ہوئے نئے تصورات کو جنم دینے، دیے گئے اثبات کو عام کرنے، تعلقات کا تجزیہ کرنے، معلومات کو مختلف ذرائع سے وابستہ کرنے، نتائج اخذ کرنے، قدر جانچنے وغیرہ کا متقاضی ہے۔ اس کو امتیاز کرنے، تجزیہ کرنے، تعلق کو ثابت کرنے، ایک متبادل حل بیان کرنے، ترجیح دینے، وجوہات بیان کرنے، درجہ بندی کرنے، وضاحت کرنے، تقویت دینے، موازنہ اور تقابلہ کرنے، تخلیق کرنے، نمونہ بنانے، فارمولا لگانے، مکمل کرنے، دوبارہ ترتیب دینے، دوبارہ بنانے یا تخلیق کرنے، تنظیم نو کرنے، نتائج کی پیشن گوئی کرنے وغیرہ پر مبنی سوالات کی بنیاد پر پڑھایا اور جانچا جا سکتا ہے۔

## کمانڈ ورڈز (Command Words) کی تعریف

| | |
|---|---|
| تبصرہ کرنا: | کسی دیے گئے موضوع پر دلائل کے ساتھ رائے دینا۔ |
| وضاحت کرنا: | صاف، غیر مبہم اور قابل فہم تحریر جس میں دلائل کی مدد سے تفصیلی معلومات فراہم کی گئی ہو۔ |
| نشان دہی کرنا: | مختلف النوع جوابات یا بیانات سے صحیح جواب/بیان چن سکنا۔ |
| تشریح کرنا: | شرح کے معنی ہیں کھولنا، کسی آیت مبارکہ یا حدیث کو عام فہم انداز میں لکھنا۔ |
| تجزیہ کرنا: | دیئے گئے مواد کے اجزاء میں ربط پیدا کرنے اور مشترک نقاط کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے کے لیے اپنی معلومات استعمال کرنا۔ |
| بحث کرنا: | کسی موضوع کے تمام پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے منطقی اور واضح انداز میں رائے دینا اور نتائج اخذ کرنا۔ |
| صحیح صحت کے ساتھ معنی سمجھنا: | تحریر کے لغوی معنی کے ساتھ ساتھ روانی میں کہے گئے فقرے اور بین السطور بات یا حالات کے ربط کے ساتھ کسی بات کو سمجھنا۔ |
| فرق بتانا: | کسی دو اجزاء کو علیحدہ کر سکنا، کسی دو اشیاء میں باہم مماثلت کے باوجود ان کے درمیان خط امتیاز کھینچ سکنا۔ |
| استدلال کرنا: | کسی دلیل یا ثبوت کے بارے میں سمجھنا، ادراک کرنا، سوچنا، تفکر کرنا، غور کرنا، مشاہدہ کرنا، نوٹ کرنا، توجہ دینا، ذہن لڑانا، آگاہ ہونا اور پھر اپنے دلائل کی روشنی میں بات کو رد یا قبول کرنا۔ |
| واضح کرنا: | آشکار کرنا، ظاہر کرنا، صاف کرنا، اجاگر کرنا، قابل شناخت بنانا، پوچھے گئے سوال کو اپنے الفاظ میں کھول کر بیان کرنا تاکہ سوال اور جواب میں معقول ربط پیدا ہو جائے۔ |
| اہمیت بیان کرنا: | قدر و منزلت بتانا، ضرورت کی وجہ بتانا، فوائد بتانا۔ |

## مجوزہ کتاب

اسلامیات لازمی

تیار کردہ و منظور کردہ وفاقی وزارتِ تعلیم (کریکلم ونگ)

پبلشرز: تمام صوبائی ٹیکسٹ بک بورڈ

Islamiyat Textbook for Classes XI as prescribed by the Provincial Textbook Board in each province.